

لکھنے سے پہلے کئی کتابیں (جن میں محترم زبیر علیہ کی صاحب بھی شامل ہیں) (زیر مطالعہ رہی ہیں۔ غیر مقلدین حضرات تحت السرة کے الفاظ کی زیادتی میں تحریف ثابت کرنے کے لیے مکتبہ راشد یہ سندھ میں موجود مصنف ابن ابی شیبہ کے قلمی نسخے کا حوالہ دیتے ہیں اور یہاں کرتے ہیں کہ اس نسخے میں مرفوع حدیث کے بعد تحت السرة کے الفاظ موجود نہیں ہیں لہذا غیر مقلدین حضرات کو اس نسخے پر کافی اعتماد ہے۔ اس نسخے میں کئی غلطیاں اور تحریفات ہیں اسکا جائزہ لینے کے لیے ایک علیحدہ مضمون مرتب کرنا پڑے گا مگر فی الحال زیر بحث موضوع پر رہنمائی مناسب ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ کا نسخہ جو مکتبہ راشد یہ سندھ میں ہے خود صاحب نسخہ پیر علامہ راشد شاہ راشدی صاحب لکھتے ہیں۔

”نسختی للمصنف المنقولة من نسخة المصنف للشيخ محمد عابد سنلهي الموجود في المكتبة المحمودة الواقعة في المدينة المنورة“

ترجمہ جمعہ :- یہ نسخہ شیخ محمد عابد سندھی کے نسخہ سے نقل کیا گیا۔ ان کا نسخہ اس وقت بھی مکتبہ محمودیہ، مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

اس نسخے کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا آغاز شیخ محمد نفاذی نے ۱۳۱۷ھ میں اپنے قلم سے السید ابوتراب رشد اللہ شاہ راشدی صاحب کے لیے کیا اور ۱۳۲۱ھ کو مکمل کیا۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ مکتبہ راشد یہ سندھ میں موجود مصنف ابن ابی شیبہ کا نسخہ علامہ سندھی کے نسخے سے نقل کیا گیا ہے (مکتبہ راشد یہ سندھ کے مصنف ابن ابی شیبہ کے قلمی نسخے میں حضرت وائل بن حجر کی مرفوع حدیث کے بعد تحت السرة کے الفاظ کی زیادتی نہیں ہے۔ جبکہ علامہ عابد سندھی کے اصل نسخے میں حضرت وائل بن حجر کی مرفوع حدیث کے بعد تحت السرة کے

الفاظ واضح موجود ہیں۔) حیرانگی ہے کہ علامہ عابد سندھی کے قلمی نسخے میں تحت السرة کے الفاظ موجود ہیں۔ مگر جب غیر مقلدین حضرات اور صاحب نسخہ پیر راشد اللہ شاہ راشدی نے اس نسخے کو نقل کروایا تو تحت السرة کے لفظ نقل نہیں کیے۔

میں نے ان دونوں نسخوں کی حقیقت واضح کر دی ہے باقی تحریف کس نے کی ہے؟ نتیجہ اخذ کرنا

میں پڑھنے والوں پر چھوڑتا ہوں۔ کیونکہ میں السید ابوتراب رشد اللہ شاہ راشدی صاحب سے سنن ظن رکھتے ہوئے اس غلطی کو کتاب کے سہو پر محمول کرتا ہوں۔ کیونکہ حسن ظن رکھنا ہی

امارے سلف صالحین کا طریقہ اور معمول رہا ہے۔ اس گتھی کو سلجھانا تو غیر مقلدین حضرات کا کام ہے کہ نسخہ مکتبہ راشد یہ سندھ کے نسخہ میں تحت السرة کے الفاظ کیوں نہیں ہیں؟

اب، دیکھنا یہ ہے کہ حق کی طرف رجوع کون کون سے غیر مقلدین علماء کرتے ہیں۔ یا تو علامہ عابد سندھی کے نسخے کی اہمیت مان کر تحت السرة کے الفاظ کے قائل ہوں اور یا پھر نسخہ مکتبہ راشد یہ سندھ کا انکار کر دیں۔ اُمید ہے کہ حق کی طرف رجوع ضرور ہوگا۔ صرف مسلکی حمایت میں ایک واضح دلیل کا انکار کرنا خود علماء غیر مقلدین حضرات کے اپنے اصولوں کے بھی خلاف ہے۔

استراض نمبر ۸ :- محترم ارشاد الحق اثری صاحب اپنے مضمون ص ۲۵ پر لکھتے ہیں۔

”شیخ محمد عوامہ کے تعصب کا اندازہ کیجئے کہ وہ شیخ محمد ہاشم کا ذکر خیر تو ”اشیخ محمد ہاشم السندی“ کے الفاظ سے کرتا ہے مگر شیخ محمد حیات کے بارے میں صرف ”محمد حیات“ لکھتا ہے۔ اثری صاحب مزید لکھتے ہیں۔

”اس کے تعصب کی آگ اس پر سر نہیں ہوئی بلکہ محمد حیات کے تعارف میں مزید لکھتا ہے: ”محمد معین ٹھنڈوی شیعہ کا شاگرد تھا..... اس وضاحت سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ تحت السرة“ کا اضافہ کرنے والے کس قدر حق و انصاف کے پاسدار ہیں۔ جن کے قلم کا عالم ہو تو وہ اگر اسے صحیح قرار دے تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔